کیاتجوید سیکھنا فرض واجب ہے؟ کیااِس کے بغیر قرآنِ پاک پڑھ سکتے ہیں؟

ریفرنس نمبر:GRW-236 تاریخ:13-12-2021

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز جس شخص نے تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا نہیں سیکھا ہوا، لیکن تجوید سیکھنے پر قادر ہے، تو کیا وہ بغیر تجوید سیکھے قرآن پاک کی تلاوت کر سکتا ہے یا اس کے لیے تجوید سیکھنا ضروری ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کی علمائے کرام نے تین حدود بیان فرمائی ہیں:

(1) قرآن عظیم ٹھہر ٹھہر کر اتنی آہستگی کے ساتھ تلاوت کرنا کہ سننے والا چاہے، تو ہر کلمے کو جدا جدا گن سکے، نیز حروف کو اُن کی صفات شدّت وجہر وامثالہا کے حقوق پورے دیے جائیں، اظہار واخفا، تفخیم وترقیق وغیرہا محسنات کا لحاظ رکھا جائے، **اس قدر تجوید کے ساتھ قرآن پاک کی تلاوت مسنون ہے اور اس کا ترک مکروہ وناپسند ہے۔**

(2) مدووقف ووصل کے ضروریات اپنے اپنے مواقع پر ادا ہوں، کھڑے پڑے (زیر، زبر) کا لحاظ رکھا جائے، بالجملہ کوئی حرف وحرکت بے محل دوسرے کی شان اخذ نہ کرے، نہ کوئی حرف چھُوٹ جائے، نہ کوئی اجنبی پیدا ہو، نہ محدود مقصور ہو، نہ ممدود، **اس قدر تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا فرض وواجب ہے اور اس کا تارک گنہگار ہے۔**

(3) حروف وحرکات کی تصحیح، اء ع، ت ط، ث س ص، ح ہ، ذ ز ظ وغیرہا میں تمیز کرنا، غرض ہر کمی وزیادتی وتبدیلی جو معنی کو فاسد کر دے اس سے احتراز کرنا، **یہ بھی فرض ہے۔**

لہذا پوچھی گئی صورت میں ایسا شخص جو قرآن پاک کو اس قدر تجوید کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا جتنی تجوید کے ساتھ قرآن پاک پڑھنا فرض ہے اور سیکھنے پر بھی قادر ہے، تو اس پر لازم ہے، پہلے تجوید سیکھے، اس کے بعد تلاوتِ قرآن کرے، کیونکہ اس کے بغیر وہ لحن (غلطی) کرے گا اور قرآن پاک میں لحن کرنا حرام ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:﴿ وَ رَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا ﴾ ترجمہ کنز الایمان: "اور قرآن خوب

ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔"

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے:"رعایتِ وقوف اور ادائے مخارج کے ساتھ اور حروف کو مخارج کے ساتھ تابہ امکان صحیح ادا کرنا نماز میں فرض ہے۔" (پارہ29،سورہ مزمل،آیت4)

فتاوی ہندیہ میں ہے:"اللحن حرام بلا خلاف "ترجمہ: لحن (قرآن پاک میں غلطی) بالاتفاق حرام ہے۔

(فتاوی هنديه، جلد5، صفحه317، بيروت)

بریقہ محمودیہ فی شرح طریقہ محمدیہ میں ہے:" والذي يكثر اللحن في القرآن إن كان قادرا على التعلم فليمتنع عن القراءة قبل التعلم فإنه عاص به "ترجمہ: وہ شخص جو قرآن پاک پڑھنے میں زیادہ غلطیاں کرتا ہے اگر وہ سیکھنے پر قادر ہے، تو وہ سیکھنے سے پہلے قرآن پاک پڑھنے سے رُکا رہے، کیونکہ وہ اس کے سبب گنہگار ہوتا ہے۔

(بريقه محموديه فی شرح طريقه محمديه، جلد4، صفحه36، بيروت)

موسوعہ فقہیہ میں ہے:"(اللحن) أي الخطأ والميل عن الصواب، وهو نوعان: جلي وخفي واللحن الجلي: خطأ يطرأ على الألفاظ فيخل بعرف القراءة، سواء أخل بالمعنى أم لم يخل ۔۔۔وهذا النوع يحرم على من هو قادر على تلافيه "ترجمہ: لحن کا معنی ہے: خطا کرنا اور درستگی سے انحراف، اس کی دو قسمیں ہیں: جلی اور خفی۔ لحن جلی ایسی خطا ہے، جو الفاظ پر طاری ہوتی ہے اور عرف قراءت میں بگاڑ پیدا کرتی ہے برابر ہے کہ معنی میں خلل پیدا کرے یا نہ کرے، لحن کی یہ قسم اس شخص پر حرام ہے، جو اس کی تلافی پر قادر ہے۔

(الموسوعة الفقهيه الكويتيه، جلد10، صفحه180، مطبوعه كويت)

امام اہلسنت، اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ شریف میں فرماتے ہیں:"تجوید بنص قطعی قرآن و اخبار متواترہ سید الانس والجان علیہ وعلی آلہٖ افضل الصلوٰۃ والسلام و اجماع تام صحابہ و تابعین و سائر ائمہ کرام علیہم الرضوان المستدام حق و واجب در علم دین شرع الہی ہے۔ قال اللہ تعالٰی ﴿ورتل القراٰن ترتيلا﴾ (اللہ تعالی کا فرمان ہے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو)۔" (فتاوی رضويه، جلد6، صفحه322، رضافاؤنڈيشن، لاهور)

اسی میں ہے:"بلا شبہہ اتنی تجوید جس سے تصحیح حرف ہو اور غلط خوانی سے بچے فرض عین ہے، بزازیہ وغیرہ میں ہے:"اللحن حرام بلا خلاف "(لحن بلا خلاف حرام ہے)۔"

(فتاوی رضويه، جلد6، صفحه343، رضافاؤنڈيشن، لاهور)

مزید اسی میں ایک مقام پر فرماتے ہیں: ”ترتیل کی تین حدیں ہیں۔ ہر حد اعلیٰ میں اس کے بعد کی حد ماخوز وملحوظ ہے۔ **حد اوّل:** یہ کہ قرآن عظیم ٹھہر ٹھہر کر بآہستگی تلاوت کرے کہ سامع چاہے تو ہر کلمے کو جدا جدا گِن سکے۔۔۔ الفاظ بہ تفخیم ادا ہوں، حروف کو ان کی صفات شدت وجہر وامثالھا کے حقوق پورے دئے جائیں، اظہار واخفاو تفخیم وترقیق وغیرہا محسنات کا لحاظ رکھا جائے، یہ مسنون ہے اور اس کا ترک مکروہ وناپسند۔ **دوم:** مدووقف ووصل کے ضروریات اپنے اپنے مواقع پر ادا ہوں، کھڑے پڑے کا لحاظ رہے، حروف مذکورہ جن کے قبل نون یا میم ہو ان کے بعد غنّہ نہ نکلے انّا کُنّا کو ان کن یا انّاں کنّاں نہ پڑھا جائے، باو جیم ساکنین جن کے بعد "ت" ہو بشدت ادا کیے جائیں کہ پ اور چ کی آواز نہ دیں، جہال جلدی میں ابتر اور تجتنبوا کو اپتر اور تچتنبوا پڑھتے ہیں، حروف مطبقہ کا کسرہ ضمہ کی طرف مائل نہ ہونے پائے۔ جہاں جب صراط وقاطعہ میں ص وط کے اجتماع میں مثلًا "یستطیعون" "لاتطع" بے خیالی کرنے والوں سے حرف تا بھی مشابہ طا ادا ہوتا ہے، بلکہ بعض سے "عتو" میں بھی بوجہ تفخیم عین وضمہ تا آواز مشابہ طا پیدا ہوتی ہے۔ بالجملہ کوئی حرف و حرکت بے محل دوسرے کی شان اخذ نہ کرے، نہ کوئی حرف چھوٹ جائے، نہ کوئی اجنبی پیدا ہو، نہ محدود ومقصود ہو نہ ممدود، اس قدر ترتیل فرض وواجب ہے اور اس کا تارک گنہگار۔۔۔ **سوم:** جو حروف وحرکات کی تصحیح اء، ت ط، ث س ص، ح ہ، ذ ز ظ وغیرہا میں تمیز کرے۔ غرض ہر نقص وزیادت وتبدیل سے کہ مفسد معنیٰ ہو احتراز یہ بھی فرض ہے۔“

(فتاوی رضویہ، جلد6، صفحہ 275 تا 281 ملتقطاً، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

08 جمادی الاولیٰ 1443ھ/13 دسمبر 2021ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے